کے ورد سے اللہ کی پناہ میں آنا اور ہر نماز کے بعد آیت الکرسی کا شعوری طور پر معنی کو سمجھتے ہوئے پڑھنا مزید تقویت کا باعث ہوگا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ برائی کے خلاف جہاد کی قوت میں اضافہ کرے گا۔ ان شاء اللہ!

ضرورت اس بات کی ہے کہ گھریلو تربیت کے ذریعے ہر لڑکے اور لڑکی کو ان اخلاقی حدود سے آگاہ کیا جائے جو معاشرتی زندگی کی بنیاد ہیں۔ اللہ کے وجود کا احساس' اس کا تقویٰ اور آخرت میں جواب دہی کا شعور ہی وہ مضبوط بنیاد ہے جو انسان کو برائی سے بچاتی ہے' اور مزاحمت کرنے کے لیے قوت فراہم کرتی ہے۔ بُرے سے بُرے ماحول میں بھی اگر اندر کا انسان جاگ رہا ہو اور قلب و دماغ پر اللہ کی حکومت ہو تو بظاہر ایک کمزور لڑکی بھی ایک پہلوان سے زیادہ قوت کے ساتھ برائی کے مقابلے پر ڈٹ جاتی ہے۔ کوشش کیجیے کہ اللہ کی محبت اور بندگی کا احساس قلب کی ہر دھڑکن میں سمو جائے۔ یہی وہ اخلاقی اسلحہ ہے جو سیرت و کردار کو مضبوط اور طرزِعمل کو درست رکھتا ہے۔ (ڈاکٹر انیس احمد)

شہدا کے جسموں کا محفوظ رہنا

س : ان دنوں اکثر یہ پڑھنے میں آتا ہے کہ کسی شہید کی لاش کافی وقت گزرنے کے بعد بھی دیکھی گئی تو وہ تروتازہ تھی اور خون بہہ رہا تھا۔ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ قرآنی آیت کے مطابق وہ زندہ ہیں اور انھیں مردہ نہیں کہنا چاہیے۔ لیکن دوسری طرف عام طبیعی عوامل کے تحت گلنے سڑنے کا عمل بھی ہوتا ہے۔ بعض لوگ اس بنیاد پر شہادت پر شک کرتے ہیں۔ اس معاملے میں اصل میں حقیقی صورت کیا ہے؟ (اس سوال کا ایک جواب ہم رسالہ المجتمع (شمارہ ۱۵۱۸' ۱۴ ستمبر ۲۰۰۲ء) سے پیش کر رہے ہیں۔ ادارہ)

ج : اس معاملے میں حقیقی صورت حال کو جاننے کے لیے مختلف فقہا سے آرا حاصل کی گئیں۔ فقہ کے استاد ڈاکٹر احمد سعید نے شہید کے جسدِ طاہر کے بارے میں وارد روایات کے بارے میں کہا ہے کہ نصوص میں صرف اس حد تک وارد ہے کہ اللہ تعالیٰ انبیاے کرام کے اجسام کی حفاظت فرماتا ہے۔ اُن کے علاوہ کسی بھی اور شخص کے جسم کی حفاظت کا وعدہ نہیں کیا گیا' تاہم اتنا ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ بعض شہدا اور صالحین کے جسموں کی حفاظت کر کے ان پر خصوصی اکرام کرتا ہے۔ عموماً شہید کے جسم پر قدرتی عوامل اُسی طرح اثرانداز ہوتے ہیں جس طرح کسی بھی میت کے جسم پر اثرانداز ہوسکتے ہیں۔ اس بنیاد پر کسی کی شہادت کے بارے میں شک نہیں کیا جاسکتا۔ اللہ تعالیٰ نے اگر کسی شہید کے جسم کو ان عوامل سے خصوصی طور پر محفوظ رکھا ہے تو یہ اللہ کا عطا کردہ خصوصی اکرام و فضیلت ہے جسے وہ جس شہید کے ساتھ چاہے مخصوص کرسکتا ہے۔

بیہقی میں حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ اُحد کے شہدا کی قبروں سے چشمہ پھوٹ نکلنے

کی بنا پر ہم نے انھیں وہاں سے دوسری جگہ منتقل کرنے کے لیے قبریں کھودیں تو حضرت حمزہؓ کے پاؤں میں کلہاڑی لگی جس سے ان کے پاؤں میں سے خون رسنا شروع ہو گیا۔

مقبوضہ فلسطین کے علاقے طولکرم سے تعلق رکھنے والے مفتی عمار توفیق کی رائے میں اس میں ذرا شک نہیں کہ اُمت کے شہدا اُمت کی عزت و وقار کے لیے تاج کی حیثیت رکھتے ہیں اور یہ بات بھی کسی شبہے سے بالا ہے کہ شہدا کو خدا کی بارگاہ میں جنت الفردوس کا بلند و بالا مقام حاصل ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ○ (النساء ۴:۶۹) ''بے شک جو کوئی بھی اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرے گا اُسے انبیا' صدیقین' شہدا اور صالحین کی معیت نصیب ہوگی۔ بے شک یہ بہترین رفقاے کار ہیں''۔

زیر بحث مسئلے کے بارے میں درج ذیل باتوں کی وضاحت نہایت ضروری ہے:

۱- قرآن کریم کی دو آیات شہدا کی زندگی سے بحث کرتی ہیں: پہلی آیت سورۂ بقرہ کی ہے جس میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ○ (البقرہ ۲:۱۵۴) ''تم خدا کی راہ میں قتل ہو جانے والوں کو مردہ مت کہو۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ زندہ ہیں مگر تمھیں اُن کی زندگی کا شعور نہیں ہے''۔

دوسری آیت سورۂ آل عمران کی ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ○ (ال عمران ۳:۱۶۹) ''تم خدا کی راہ میں قتل ہو جانے والوں کو مردہ مت کہو۔ درحقیقت وہ زندہ ہیں اور اپنے رب سے رزق پا رہے ہیں''۔

پہلی آیت ہمیں بتاتی ہے کہ شہدا زندہ ہیں مگر انھیں ایسی زندگی دی گئی ہے جس کا ہمیں شعور و ادراک نہیں ہے۔ یہ خاص نوعیت کی زندگی ہے۔ دوسری آیت بتاتی ہے کہ شہدا زندہ ہیں اور اپنے رب کے پاس سے رزق بھی پا رہے ہیں۔ ظاہر ہے رزق سے زندہ ہی متمتع ہو سکتے ہیں۔ مردے کو اگر رزق ملتا ہے تو اُس کا اُسے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

۲- مرنے کے بعد شہدا کو حاصل ہونے والی زندگی کا اُن کے جسم کا مثلہ بنائے جانے اور دیگر تغیرات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ سید الشہدا حضرت حمزہؓ کا جسم بھی مثلہ بنائے جانے سے محفوظ نہ رہ سکا تھا۔ اُن کا پیٹ چیر کر کلیجہ نکالا گیا' ناک اور کان کاٹ ڈالے گئے۔ مگر اُن کے جسم کے ساتھ کی جانے والی کسی بھی زیادتی سے اُن کی حیات جاوداں پر کوئی فرق نہیں پڑا اور نہ اُن کی شہادت کے مرتبے پر ہی یہ چیزیں اثرانداز ہوئی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت انسؓ بن نضر کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے گئے۔ اُن کے جسم کا اس حد تک مثلہ بنایا گیا کہ صحابہ کرامؓ اُن کی نعش کو پہچان نہ سکے۔ بالآخر اُن کی بہن نے

اُن کی انگلی کی ایک علامت سے اُنھیں پہچانا۔

اُن شہدا کا کیا تذکرہ جن کے جسموں کو میزائلوں نے اُڑا کر گم کر دیا، توپوں اور گولوں نے اُن کے جسم جلتی راکھ کے ڈھیر میں تبدیل کر دیے۔ کیا ان میں سے کوئی اقدام اُن کی شہادت کے مرتبے کو فروتر کرسکتا ہے؟ ہرگز نہیں!!

۳- جہاں تک شہدا کے جسموں کا مٹی میں مل جانے اور بوسیدہ ہڈیوں میں تبدیل ہو جانے کا تعلق ہے تو قرآن و حدیث میں کوئی ایسی نص وارد نہیں ہوئی جو اُن کے جسموں میں ایسے تغیرات رونما ہونے کی نفی کرتی ہو۔ حدیث سے صرف انبیا کے جسد کے بارے میں صراحت کی گئی ہے کہ وہ اپنی اصلی حالت میں محفوظ رہتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین کے لیے انبیا کے جسموں کو حرام قرار دے رکھا ہے (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی، ابن خزیمہ)۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے ہمیں واضح رہنمائی ملتی ہے کہ ان تغیرات سے شہدا کے مقام و مرتبے کا قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے۔ آپؐ نے جب حضرت حمزہؓ کے جسدِ پاک کا مثلہ بنا ہوا دیکھا تو ارشاد فرمایا: ''اگر مجھے صفیہؓ کے غم زدہ ہو جانے کا خیال نہ ہوتا تو میں یہ نعش یوں ہی چھوڑ دیتا کہ پرندے اسے کھا جائیں اور درندے اپنا پیٹ بھریں''۔

۴- جہاں تک متعدد ایسے واقعات کا تعلق ہے کہ شہید کا جسم مختلف عوامل اور تغیرات سے مکمل طور پر محفوظ رہا تو درحقیقت یہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی معاملہ ہے جس کا تعلق معجزہ اور کرامت سے ہے۔ اس سے شہادت کا معیار متاثر نہیں ہوتا۔

جن شہدا کے جسم قبروں میں اپنی اصلی حالت میں برقرار رہے اُن میں حضرت جابرؓ کے والد عبداللہ بن حرام بھی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اُن کے والد نے اُن کی شہادت کے چھ ماہ بعد انھیں قبر سے نکالا تو وہ اپنی اصلی حالت میں وہاں مدفون تھے۔ اُن کے جسم میں کوئی تبدیلی رونما نہیں ہوئی تھی سوائے اُن کے کان کے جو اپنی اصل حالت میں نہ تھا دیگر تمام اعضا اُسی طرح تھے جس طرح دفن کے وقت تھے۔

اسی طرح معاویہ بن ابی سفیان کے دور میں پانی کا ایک چشمہ پھوٹ جانے سے دو شہدا کی قبریں باہر نکل آئیں۔ ان شہدا کی نعشیں ایسی حالت میں تھیں گویا ابھی کل ہی انھیں دفن کیا گیا ہو۔ بے شک یہ اللہ کی طرف سے اُن کی خاص کرامت تھی۔ (ترجمہ: خدیجہ ترابی)

تراویح میں روزانہ جو قرآن تلاوت کیا جاتا ہے، اس کے مفہوم کا خلاصہ: آج ہم نے تراویح میں کیا پڑھا؟ اُردو اور سندھی میں بلاقیمت دستیاب ہے۔ نابینا افراد کے لیے کیسٹ بھی مفت طلب کیا جاسکتا ہے۔
ممتاز عمر- T-475، کورنگی نمبر 2، کراچی- 74900 فون: 5063148